احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 17 جون 2004ء 28 ربیع الثانی 1425 ہجری - 17 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 132

سو بکریاں

حضرت لقیط بن صبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں قبیلہ بنی منتفق کے وفد کے ساتھ مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت گھر پر نہیں تھے۔ حضرت عائشہؓ نے ہماری خاطر تواضع کی۔ جب آپؐ تشریف لائے تو کھانے پینے کا پوچھا۔ پھر آپؐ نے اپنے چرواہے سے ایک بکری ذبح کرنے کا ارشاد فرمایا اور ہمیں فرمایا یہ نہ سمجھو کہ ہم نے یہ تمہارے لئے ذبح کروائی ہے۔ دراصل ہماری سو بکریاں ہیں اور جب کوئی بکری بچہ دیتی ہے تو ہم ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں تا کہ تعداد زیادہ نہ ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الاستنثار حدیث نمبر 123)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

انسان کے اخلاق میں مہمان کا بھی ایک خاص مقام ہوتا ہے اس تعلق میں ایک مختصر سی بات کے بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ ایک بہت شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب ہوتے تھے جو رہنے والے تو چکوال کے تھے مگر راولپنڈی میں دکان کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا تھا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی اور قریباً بارہ بجے کا وقت ہو گیا تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ اس لئے یہ دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے کہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں! یہ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پاتا اور کتنی تکلیف اٹھاتا ہے!!

(سیرۃ طیبہ ص 69)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

''ایک مرتبہ ایک مہمان نے آ کر کہا کہ میرے پاس بستر نہیں ہے حضرت صاحب نے حافظ حامد علی صاحب کو کہا کہ اس کو لحاف دے دو۔ حافظ حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ یہ شخص لحاف لے جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ

''اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ ہوگا اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو ہمارا گناہ ہوگا''۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 130)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

قادیان میں حضرت مسیح موعود کے والد صاحب کے زمانہ کا ایک پھل دار باغ تھا جس میں مختلف قسم کے ثمر دار درخت تھے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ طریق تھا کہ جب پھل کا موسم آتا تو اپنے مقیم دوستوں اور مہمانوں کو ساتھ لے کر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور موسم کا پھل اتروا کر سب کے ساتھ مل کر بے تکلفی سے نوش فرماتے تھے۔ اس وقت یوں نظر آتا تھا کہ گویا ایک مشفق باپ کے اردگرد اس کے معصوم بچے گھیرا ڈالے بیٹھے ہیں۔ مگر اس مجلس میں بھی علم وعرفان کا چشمہ جاری رہتا تھا اور عام بے تکلفی کی باتیں بھی ہوتی تھیں اور خدا اور رسول کا ذکر حضرت مسیح موعود کی ہر مجلس کا مرکزی نقطہ ہوا کرتا تھا۔

(سلسلہ احمدیہ ص 216)

نماز جنازہ حاضر وغائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 جون 2004ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امتہ اللہ فرقان صاحبہ (اہلیہ مکرم شمیم احمد خان صاحب)

مکرمہ امتہ اللہ فرقان صاحبہ مورخہ 7 جون 2004ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد 55 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم نعمت اللہ گیلانی صاحب کی بیٹی تھیں۔ کینیا ممباسہ سے ان کے والد 1973ء میں یو کے آئے۔ آپ لجنہ بالہم کی صدر بھی رہ چکی ہیں۔ آپ نے 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب

مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب مورخہ 29 مارچ 2004ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ٹی آئی کالج میں ریاضی کے پروفیسر رہے اور بعد میں بطور ایڈیشنل وکیل المال اول خدمات سرانجام دیں۔ مختلف مرکزی کمیٹیوں نیز خدام اور انصار کی مرکزی مجلس عاملہ میں بھی مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

مکرم راؤ تارا صاحب آف فجی

مکرم راؤ تارا صاحب 24 مئی 2004ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ آپ کا سارا وقت خدمت دین میں صرف ہوا۔ آپ جزیرہ رابی کے صدر جماعت تھے۔ مرحوم انتہائی مخلص اور نڈر احمدی تھے اور باوجود مخالفت کے انتہائی ثابت قدم رہے۔ جماعتی جلسوں اور پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے اور ہر قسم کی قربانی کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ آپ نے اپنا ذاتی پلاٹ بھی بیت الذکر کے لئے پیش کیا۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب

مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب بقضائے الٰہی

باقی صفحہ 8 پر

خلافت نبوت کا تتمہ ہے اور خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے

خلافت کے قیام اور اس کے تقاضوں کے متعلق احادیث مبارکہ

نبوت اور خلافت حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

جب بھی کوئی نبوت آئی اس کے بعد خلافت قائم ہوئی ہے۔

(مجمع الزوائد. علی بن ابی ابکر الهیثمی جلد5ص188 دارالکتاب العربی قاهره. بیروت1407ھ.)

نبوت کا تتمہ حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔

(کنزالعمال کتاب الفتن من قسم الافعال. فصل فی متفرقات الفتن جلد11ص115 حدیث نمبر31444)

خلیفہ خدا بناتا ہے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کئی خواہش رکھنے والے اٹھ کھڑے ہوں گے اور کہیں گے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں- حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے-

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابوبکر حدیث نمبر 4399)

اللہ نے خلیفہ بنایا حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ کی ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اللہ کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ کبھی انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا خدا کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی حکم عدولی کی نہ کبھی غلط بیانی کی- پھر اللہ نے مجھے خلیفہ بنا دیا کیا میرے تم پر وہی حقوق نہیں جو ان پہلے خلفاء کے مجھ پر تھے-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب هجرة الحبشه - حدیث نمبر 3583)

خدائی خلعت حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا:-

یقیناً اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اور اگر منافقین تجھ سے اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو اسے ہرگز نہ اتارنا یہاں تک کہ تم مجھ سے آن ملو- یہ بات حضورؐ نے تین دفعہ فرمائی-

(مسند احمد - حدیث نمبر23427)

خلافت اور مشورہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپؓ نے فرمایا

لا خلافة الاعن مشورة

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے کے بغیر درست نہیں۔ نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشورہ ہے۔(کنزالعمال کتاب الخلافت جلد5ص648 حدیث نمبر 14136)

خلفاء اور مشورہ حضرت میمون بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا یہ طریق تھا کہ وہ مختلف معاملات میں حکم جاری کرنے سے پہلے دیکھتے تھے کہ کتاب اللہ میں اس بارہ میں کیا حکم ہے اگر اس میں نہ ملتا تو پھر سنت رسول اللہ میں تلاش کرتے اور اگر اس میں نہ ملتا تو رؤسا کو جمع کرتے اور ان سے مشورہ کرتے- جب وہ کسی معاملہ پر اتفاق کرتے تو اس کے مطابق حکم دیتے تھے- حضرت عمرؓ کا بھی یہی طریق تھا اور کتاب وسنت کے بعد وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ کا اس بارہ میں کیا خیال تھا- اس کے بعد علماء سے مشورہ کرتے تھے-

(اعلام الموقعین جلد1ص62 باب الوعید علی القول بالرای ابن قیم جوزی)

خلفائے راشدین کی اطاعت حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

عَلَیْکُم بِسُنَّتِی وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْن الْمَھْدِیِّین تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین جو خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی اطاعت فرض ہے۔اس طریق کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے اچھی طرح پکڑ کے رکھو۔

(سنن ابوداؤد کتاب السنة باب فی لزوم السنة حدیث نمبر 3991)

اگر خلافت چلی گئی حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں جب بعض لوگ آپ کے خلاف فتنوں میں معروف تھے تو صحابی رسول حضرت حنظلہؓ نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے اگر وہ چلی گئی تو لوگ ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے اور پھر انتہائی ذلیل ہو جائیں گے۔ وہ یہود اور نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے جو راہ حق سے بھٹک چکے ہیں۔

(تاریخ ابن اثیر جلد2ص 173)

مختلف ادوار حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تم میں نبوت قائم رہے گی پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی ۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ پھر اس کے بعد جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ بعد ازاں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد. حدیث 17680)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبد اللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کانمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبد اللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

(قسط نمبر 10)

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

سید احمد نور صاحب کی کابل سے روانگی

سردار عبدالرحمٰن جان صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نے سید احمد نور صاحب کو سفر خرچ کے طور پر کچھ رقم دی انہوں نے بازار جا کر ایک خچر کرایہ پر لی اور خوست روانہ ہوئے جب ایک منزل طے کی تو دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے اہل وعیال اور رشتہ داروں کو قید کر کے کابل لے جایا جا رہا ہے مستورات اور بچے بھی ساتھ تھے سید احمد نور جب ان کے پاس سے گزرے تو محافظ سپاہیوں نے ان کی خچر چھین لی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کی ضرورت کے لئے استعمال میں لے آئے ان کی متعلق سرکاری حکم یہ تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو راستہ میں بیگار کے طور پر حاصل کر لی جائے۔

سید احمد نور نے مصلحتاً حضرت شہید مرحوم کے کسی عزیز یا رشتہ دار سے کوئی بات نہیں کی راستہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد انہوں نے ملا میرو صاحب کو دیکھا جو مولوی عبدالستار خان صاحب معروف بہ بزرگ صاحب کے بھائی تھے وہ قافلہ کے پیچھے کچھ فاصلہ پر آ رہے تھے۔ سید احمد نور نے ان کو اشارہ سے بلایا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت اور ان کی تدفین اور قبر کے متعلق بتایا اور یہ کہا کہ قبر کا مقام سردار عبدالرحمٰن جان سے دریافت کر لیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کو اس وقت تک آپ کی شہادت کا علم نہیں ہوا تھا۔ ملا میرو صاحب اپنی محبت اور اخلاص میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کے ساتھ ہو لئے تھے ورنہ ان کی گرفتاری کا کوئی حکم نہ تھا۔

سید احمد نور پیدل اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ شخیل (ہاشم خیل) میں رات گزاری صبح علی خیل آئے جہاں چھاؤنی تھی اور مقامی حاکم سردار عطا محمد خان رہتا تھا اسے سردار عبدالرحمٰن جان کا خط دکھایا اور پھر اپنے گاؤں میں آ گئے۔

پندرہ بیس دن کے بعد انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو بتایا کہ وہ اب قادیان جائیں گے پھر خدا معلوم کب واپس آئیں یا نہ آ سکیں۔ آپ کی والدہ محترمہ اور بھائی سید صاحب نور صاحب ساتھ جانے کو آمادہ ہو گئے گاؤں کے نمبردار کو پتہ لگا تو اس نے حاکم سردار عطا محمد خان کو اطلاع کر دی کہ یہ شخص اپنے رشتہ داروں سمیت قادیان جا رہا ہے اور بے دین ہو جائے گا۔ ظاہر یہ کرتا ہے کہ حج کرنے کو جاتا ہے یہ ہمارے گاؤں کے معزز لوگوں میں سے ہیں ان لوگوں کے جانے سے ہمارا گاؤں اجڑ جائے گا۔ حاکم نے کچھ سپاہی گرفتاری کے لئے بھجوائے اس وقت سید صاحب نور گھر پر نہیں تھے۔ سپاہی سید احمد نور اور ان کے چچا سید نور محمد کو گرفتار کر کے لے گئے۔ سردار عطا محمد خان کو چونکہ سید احمد نور صاحب سردار عبدالرحمٰن جان کا خط دکھا چکے تھے اس لئے اس نے ان کو گرفتار تو کر لیا لیکن کوئی سختی ان پر نہیں کی گئی حاکم نے سید محمد نور صاحب سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا ارادہ تو کہیں جانے کا نہیں میرے متعلق کسی نے جھوٹی رپورٹ کر دی ہے۔ سید احمد نور صاحب نے بھی حاکم سے کہا کہ میرے چچا کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں رپورٹ تو میرے بارہ میں کی گئی ہے اس لئے میرے چچا کو چھوڑ دیا جائے اس پر حاکم نے سید محمد نور صاحب کو رہا کر دیا۔

پھر حاکم نے سید احمد نور سے کہا کہ ان کے بارہ میں اسے اطلاع دی گئی ہے کہ وہ حج کو جا رہے ہیں حالانکہ حج کو نہیں بلکہ قادیان جا رہے ہیں اور اس طرح ان کا تمام خاندان قادیانی ہو جائے گا۔ حاکم کو یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر اس امر کی رپورٹ کسی نے کابل میں کر دی تو اس پر بھی سختی ہو گی۔ سید احمد نور نے حاکم سے کہا کہ اگر وہ حج کو جاتے تو جائیداد فروخت کرتے یا روپیہ حاصل کرنے کے لئے کوئی اور صورت کرتے یہ درست نہیں، وہ حج کو نہیں جا رہے اور نہ ان کے پاس حج کے سفر کے اخراجات کے لئے کوئی رقم ہے اس بات کا حاکم پر اچھا اثر پڑا اور اس نے سید احمد نور کو بیٹھنے کو کہا اور انہیں چند روز علی خیل میں نظر بند رکھا کچھ آدمی آ کر انہیں ملے اور کہا کہ ہم تمہارے ضامن بننے کے لئے تیار ہیں تا کہ انہیں رہائی مل جائے سید احمد نور نے انہیں کہا کہ وہ ان کے ضامن نہ بنیں کیونکہ ان کا پختہ ارادہ قادیان جانے کا ہے۔ لیکن ان کے جانے کے بعد ان کے ضامنوں کو بلاوجہ تکلیف ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ میرے ارد گرد اگر لوہے کی دیواریں بھی ہوں تو وہ بھی مجھے راستہ دیں گی میں انشاء اللہ چلا جاؤں گا مگر اس طرح دھوکہ سے کسی کو ضمانت میں پھنسا کر نہیں جانا چاہتا۔

سید احمد نور صاحب کے یقین کی وجہ دراصل یہ تھی کہ وہ جب قادیان سے روانہ ہونے والے تھے تو انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ قادیان سے باہر نہیں جانا چاہتے تو حضور نے ان کو فرمایا تھا کہ اس وقت تم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ چلے جاؤ تم بعد میں واپس قادیان آ جاؤ گے۔

علی خیل میں سید احمد نور صاحب کے بھائی سید صاحب نور بھی ان کو ملنے آئے انہیں سید احمد نور نے کہا کہ تم پہاڑوں میں سے ہو کر انگریزی علاقہ میں چلے جاؤ۔ میں بعد میں آ جاؤں گا مجھے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

سید احمد نور صاحب کی نظر بندی ایسی تھی کہ انہیں ایک کمرہ رہائش کے لئے دیا گیا تھا۔ ہتھکڑی وغیرہ نہیں لگائی گئی تھی۔ ایک روز وہ اپنے کمرے سے باہر نکلے۔ چھاؤنی میں ایک جگہ نماز پڑھی وہاں ایک فوجی جرنیل آیا اس نے سید احمد نور کو پہچان لیا اور ان سے چھاؤنی میں آنے کی وجہ دریافت کی سید احمد نور نے کہا کہ میں یہاں نظر بند ہوں سردار عطا محمد خان نے مجھے یہاں روکا ہوا ہے۔ اس پر اس جرنیل نے خفگی کا اظہار کیا کہ تمہارے جیسے نیک آدمی کو نظر بند رکھنا بہت بری بات ہے۔ دونوں نے چھاؤنی کی ایک مسجد میں نماز پڑھی۔ جرنیل نے سید احمد نور کو تحفۃً چائے وغیرہ دی اور پھر وہ چلا گیا۔

سید احمد نور صاحب عصر کے وقت چھاؤنی علی خیل سے نکلے اور شام کو اپنے گھر پہنچ گئے گھر والے ان کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کس طرح نظر بندی سے نکل آیا۔

سید احمد نور نے رشتہ داروں سے مشورہ کیا تو سب نے خوشی سے قادیان جانے کی اجازت دے دی یہ طے پایا کہ اسی رات کو نکل چلیں تا کہ حاکم کی طرف سے روک پیدا کرنے کی نوبت نہ آئے رات کو بارہ بجے کے قریب روانہ ہوئے اس وقت بعض آدمی باہر کام میں مصروف تھے انہوں نے دیکھ لیا اور نمبردار کو اطلاع کر دی۔ گاؤں کے لوگ مسلح ہو کر نکل آئے اور ان کو جانے سے روک دیا اور کہا کہ جب اس کی خبر حکومت کو ملے گی تو ہم سب گرفتار کر لئے جائیں گے۔ ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے۔

سید احمد نور صاحب نے ان سے کہا کہ تم نے حاکم کو رپورٹ کرنی تھی سو وہ تم کر چکے ہو۔ اب ہمارے نکلنے سے تم پر کیا الزام آئے گا۔ میں تو اس ملک میں واپس نہیں آؤں گا سید احمد نور نے گاؤں والوں سے کہا کہ میرے باپ نے تمہیں دین سکھایا اور میں نے بھی تمہاری ضرورت پڑنے پر ہر طرح مدد کی اب اگر تمہارے رپورٹ کرنے پر حکومت حضرت شہید مرحوم کی طرح مجھے بھی مار دے گی تو تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ کافی دیر بحث ہوتی رہی لیکن وہ لوگ نہ مانے اور روکنے پر اصرار کرتے رہے اسی حالت میں سید احمد نور صاحب کو کشف ہوا وہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں نے دیکھا کہ زمین مجھے کہتی ہے کہ تم جاؤ اگر تم کہو تو ان میں سے ایک ایک آدمی کو پکڑ لوں۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرا گھر، زمین، ساز وسامان اور مال مویشی سب ایک طرف کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہمیں چھوڑ کر چلے جاؤ گے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی پھر سب کچھ غائب ہو گیا اور محض اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہ گئی جب یہ حالت دور ہوئی تو دیکھا کہ گاؤں والے کھڑے ہیں میں نے ان کو پختہ یقین اور دھڑلے سے کہا کہ اب ہم ضرور جائیں گے ہمیں کوئی نہیں روک سکے گا۔ میری بات کا ان لوگوں پر بہت اثر ہوا اور نمبردار میرے پاؤں پر گر پڑا اور بولا کہ بے شک تم لوگ چلے جاؤ مگر ہمارے خلاف بددعا نہ کرنا۔ میں نے ان سے کہا کہ اب میں تمہیں اس شرط پر معاف کروں گا کہ تم سب مسلح ہو کر ہمارے ساتھ چلو اور اپنی حفاظت میں ہمیں سرحد پار کروا دو اس پر گاؤں والے بندوقیں لے کر ہمارے ساتھ چلے اور ہمیں افغانستان کی سرحد سے گزار دیا وہاں ہم نے ان کو رخصت کر دیا۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 1999ء شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 21 تا 23)

قادیان کو روانگی

انگریزی علاقہ میں آ کر سید احمد نور نے قیام کیا، آگ جلائی اور رات گزارنے کا اہتمام کیا وہ خود تو جاگتے رہے لیکن ان کے بھائی سید صاحب نور صاحب

سو گئے۔ آنکھ کھلنے پر انہوں نے بتایا کہ خواب میں انہوں نے یہ الفاظ سنے ہیں ’’نہ جھکو نہ ڈرو‘‘ سید احمد نور صاحب نے کہا کہ یہ تو بہت اچھی خواب ہے۔

صبح آگے روانہ ہوئے اس سفر میں ان لوگوں کے ساتھ تھوڑا سا ضرورت کا سامان بستر وغیرہ ہی تھے باقی تمام اثاثہ اور سامان پیچھے چھوڑ آئے تھے راستہ میں ایک گاؤں آیا جہاں کا نمبردار سید احمد نور کو جانتا تھا۔ اس نے اپنے پاس عزت واحترام سے ٹھہرایا۔ یہاں سے آگے روانہ ہوئے پاڑہ چنار پہنچے جہاں انگریزوں کی چھاؤنی تھی۔ یہاں پر ایک ہندو سید احمد نور کا دوست تھا اس کے پاس قریباً ایک ماہ ٹھہرے۔

سید احمد نور کے پاس تمام ہمراہیوں کے لئے ریل کے کرایہ کی رقم نہیں تھی اس لئے قادیان تک پیدل سفر کا ارادہ تھا۔ ڈاک کا پتہ بھی معلوم نہ تھا اس لئے قادیان خط نہ لکھ سکے لاہور میں وہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے واقف تھے ان کے نام خط لکھا کہ میں اہل وعیال سمیت پاڑہ چنار پہنچ گیا ہوں اس وقت سفر خرچ کیلئے رقم نہیں ہے روپیہ کا انتظام ہونے پر قادیان پہنچوں گا جب یہ خط ڈاکٹر صاحب کو ملا تو انہوں نے فوراً بذریعہ تار اسی (80) روپے بھجوادیئے رقم ملنے پر سید احمد نور صاحب پاڑہ چنار سے روانہ ہوئے اور 8 نومبر 1903ء کو مع اہل وعیال قادیان پہنچ گئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود سے ملاقات ہوئی تمام حالات حضور کی خدمت میں عرض کئے حضرت شہید مرحوم کے بال اور کچھ لباس کا ٹکڑہ جو وہ ساتھ لائے تھے حضور کو دیئے ان بالوں میں سے اس وقت بھی خوشبو آتی تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 1999ء وشہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 23,22 تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 126)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی روایت ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کے بعد ان کا کوئی مرید ان کے کچھ بال حضرت مسیح موعود کے پاس قادیان لایا آپ نے وہ بال ایک کھلے منہ کی چھوٹی سی بوتل میں ڈال کر اور اس کے اندر کچھ مشک رکھ کر اس بوتل کو سربمہر کر دیا اور اس میں تاگہ باندھ کر اسے اپنے بیت الدعا کی ایک کھونٹی سے لٹکا دیا اور یہ سارا عمل حضور نے ایسے طور پر کیا کہ گویا ان بالوں کو آپ ایک تبرک خیال فرماتے ہیں یہ بال بیت الدعا میں اس غرض سے لٹکائے ہونگے کہ دعا کی تحریک ہوتی رہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بوتل کئی سال تک بیت الدعا میں لٹکی رہی لیکن اب ایک عرصہ سے نظر نہیں آئی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت 368)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی سیدگاہ میں تدفین

جب حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی شہادت کو ایک سال کا عرصہ گزر گیا تو ان کے ایک ممتاز شاگرد ملا میرو ان کا تابوت کابل سے سیدگاہ لے آئے اور وہاں دفن کر کے نامعلوم سی قبر بنادی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد خان عجب خان صاحب آف زیدہ ضلع پشاور کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے سیدہ گاہ والوں کو پیغام بھجوایا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی قبر اچھی طرح بنائی جائے انہوں نے کچھ مالی مدد بھی کی چنانچہ آپ کے معتقدین نے ایک بڑی پختہ قبر تعمیر کروادی۔

جب یہ بات مشہور ہوئی تو دور دراز سے لوگ زیارت کے لئے آنے لگے اور چڑھاوے چڑھنے لگے اس کی رپورٹ حکومت کابل کو کی گئی تو سردار نصر اللہ خان نے گورنر سمت جنوبی سردار محمد اکبر خان غاصی کو حکم بھجوایا کہ صاحبزادہ صاحب کا تابوت وہاں سے نکلوالیا جائے چنانچہ گورنر نے سرکاری آدمی بھجوا کر رات کو تابوت نکلوالیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے خفیہ طور پر کسی اور جگہ دفن کر دیا گیا اور بعض بتاتے ہیں کہ اسے دریا میں پھینک دیا گیا۔

ملا میرو صاحب کو جو کابل سے تابوت لے کر آئے یہ سزا دی گئی کہ ان کا چہرہ سیاہ کر کے اور گدھے پر بٹھا کر تمام گاؤں میں پھرایا گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کی قبر کو شرک کا ذریعہ بننے سے روک دیا۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات صفحہ 25)

حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات

’’شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے ....

افسوس کہ یہ امیر زیر آیت ’’من یقتل مومنا متعمدا ‘‘ داخل ہو گیا اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن وفرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

جماعت کے لئے نمونہ

’’شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک ان میں سے ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنیٰ خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے۔ حالانکہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔ بعض ایسے ہیں کہ وہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق وصفاء کا وہ دعویٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہیں اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کے سلسلہ میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیاداری کم نہیں ہوتی۔

لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں۔

خدا سب کو وہ ایمان سکھادے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں کہ یہ نمونہ دکھائیں گے۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 57)

’’جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس سے خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں‘‘

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 75)

بکری کی مثال

’’براہین احمدیہ کے صفحہ پانچ سو دس اور صفحہ پانچ سو گیارہ میں یہ پیشگوئیاں ہیں۔

ترجمہ: اگرچہ لوگ تجھے قتل ہونے سے نہ بچائیں لیکن خدا تجھے بچائے گا۔ خدا تجھے ضرور قتل ہونے سے بچائے گا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ لوگ تیرے قتل کے لئے سعی اور کوشش کریں گے خواہ اپنے طور سے اور خواہ گورنمنٹ کو دھوکہ دے کر۔ مگر خدا ان کو ان کی تدبیروں میں نامراد رکھے گا ....

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔ یعنی بے گناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بے گناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دی جاتی ہے ...... یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارہ میں ہے ....

...... بکری کی صفتوں میں سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونوں بکری کی صفتیں مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے پوری ہوئیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کر کے مخالفوں کو دودھ دیا۔ گو بدقسمت مخالفوں نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینک دیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا تا مخالف اس گوشت کو کھاویں اور اس خون کو پیویں یعنی محبت کے رنگ میں اور اس طرح اس پاک قربانی سے فائدہ اٹھاویں اور سوچ لیں کہ جس مذہب اور جس عقیدہ پر وہ قائم ہیں اور جس پر ان کے باپ دادے مر گئے کیا ایسی قربانی کبھی انہوں نے کی؟ کیا ایسا صدق اور اخلاص کبھی کسی نے دکھلایا؟ کیا ممکن ہے کہ جب تک انسان یقین سے بھر کر خدا کو نہ دیکھے وہ ایسی قربانی دے سکے؟ بے شک ایسا خون اور ایسا گوشت ہمیشہ حق کے طالبوں کو اپنی طرف دعوت کرتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا ختم ہو جاوے .... اور چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس راقم اور اس کی جماعت پر اس ناحق کے خون سے بہت صدمہ گزرے گا اس لئے اس وحی کے مابعد آنے والے فقروں میں تسلی اور عزا پرسی کے رنگ میں کلام نازل فرمایا جو ابھی عربی میں لکھ چکا ہوں۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور اداس مت ہو کیونکہ اگر دو آدمی تم میں سے مارے گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا اور وہ اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور یہ لوگ جوان دو مظلوموں کو شہید کریں گے ہم تجھ کو ان پر قیامت میں گواہ لائیں گے اور کہ کس گناہ سے انہوں نے شہید کیا تھا۔ اور خدا تیرا اجر دے گا اور تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کرے گا یعنی احمد کے نام کو۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی بہت تعریف کرنے والا۔ اور وہی شخص خدا کی بہت تعریف کرتا ہے جس پر خدا کے انعام واکرام بہت نازل ہوتے ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ پر انعام واکرام کی بارش کرے گا۔ اس لئے تو سب سے زیادہ اس کا ثنا خواں ہوگا۔ تب تیرا نام جو احمد ہے پورا ہو جائے گا۔

پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان شہیدوں کے مارے جانے سے غم مت کرو۔ ان کی شہادت میں حکمت الٰہی ہے اور بہت باتیں ہیں جو تم چاہتے ہو کہ وہ وقوع میں آویں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہیں ہوتا اور بہت امور ہیں جو تم چاہتے ہو کہ واقع نہ ہوں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا ہوتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے مگر تم نہیں جانتے۔

باقی صفحہ 5 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے

صفت ربوبیت

یوں تو خداتعالیٰ کی بے شمار صفات ہیں جو ہمیں ہر آن اس دنیائے رنگ و بو میں چہار سو کام کرتی نظر آتی ہیں۔ اس کی صفت ربوبیت کے تحت بظاہر عقل وخرد سے محروم ان گنت اقسام اور سائز کے خشکی، ہوا اور پانی کے باسی جانور، ایسے ایسے حیران کن طور طریقوں سے اپنی روزی حاصل کرتے نظر آتے ہیں کہ اپنی عقل پر نازاں انسان اپنی تمام تر ایجادات کے باوصف ان جانوروں کی کارکردگی کے پاسنگ کو نہیں پہنچ سکتا۔ بیس بیس میل دور تک اپنی خوراک کے مطابق اگنے والی جڑی بوٹیوں کے بیجوں سے لے کر انسان کی اگائی ہوئی فصلوں تک کا ان پرندوں کو علم ہوتا ہے کہ کب ان کے بیج پک کر ان کی خوراک کے لئے تیار ہوتے ہیں اور وہ ٹھیک وقت میں وہاں جا پہنچتے ہیں۔ سمندر کے پانی کے اندر تیرنے والی مچھلی کے بارے میں Seagull پرندے کو ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنی گہرائی میں کس رفتار سے کس سمت کو جارہی ہے اور وہ ہوا میں معلق ہو کر کسی کمپیوٹر کی جمع تفریق کی صلاحیت کے ساتھ ٹھیک ایک خاص مقام پر جھپٹتا ہے اور مچھلی کو اچک لے جاتا ہے۔ الو رات کے گھپ اندھیرے میں کسی خشک پتے یا گھاس میں پیدا ہونے والی خفیف سے خفیف سرسراہٹ کو محسوس کر کے عین اس جگہ اتر کر کسی مینڈک یا چوہے کو دبوچ لیتا ہے۔ چمگادڑ بصارت سے محروم ہونے کے باوجود اپنے منہ سے نکالی ہوئی آوازوں کی بازگشت کو کسی انتہائی حساس ریڈار (RADAR) سے زیادہ صحت کے ساتھ وصول کر کے فضا میں اڑنے والے ننھے سے پروانے کو رات کی تاریکی میں جالیتی ہے۔ سمندری باز سخت نہ ٹوٹنے والی سیپ کو بلندی پر لے جا کر عین کسی پتھر کے اوپر چھوڑ دیتا ہے اور اس طرح گر کر ٹوٹنے کے نتیجہ میں اس میں سے برآمد ہونے والے کیڑے کو اپنی خوراک بناتا ہے۔ ایک اور پرندے کو Pneumatic کے اس قانون کا خوب علم ہے کہ اگر انتہائی تیز رفتار سے کسی ایک مقام پر مسلسل ضرب لگائی جائے تو سخت سے سخت چیز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اخروٹ کی قسم کے سخت چھلکے والے پھلوں کو توڑنے کے لئے دو سو فی سیکنڈ کے حساب سے اپنی چونچ سے ایک ہی مقام پر ضرب لگائے گا اور یوں اندر سے اس کا گودا حاصل کر لے گا۔

صفت رحمانیت

پھر ہمارے خالق و مالک خداتعالیٰ کی صفت رحمانیت ہے جس کے جلوے ہمیں ہر طرف بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ توانائی، حرارت اور روشنی کے منبع سورج، ان گنت پھلوں، پھولوں کو اگانے کی صلاحیت کی حامل اور اپنے اندر بیش قیمت معدنیات کے خزانے چھپائے رکھنے والی زمین اور پانی اور ہوا کی نہ ختم ہونے والی فراہمی سے لے کر لاتعداد قوانین قدرت جن کو کام میں لاتے ہوئے انسان نے لاتعداد ایجادات کر ڈالیں۔ پانی کا اپنی سطح کو ہمیشہ ہموار رکھنا۔ ہوا کا اپنے دباؤ کو ہر جگہ یکساں رکھنا، گرمی سے پانی اور ہوا کا پھیل کر بلندی کی طرف جانا اور اس کے نتیجہ میں بادل بننے اور بارش برسنے کے ساتھ پانی کا ایک خاص توازن سے فضا اور زمین میں موجود رہنے کا سائیکل۔ گرمی سے دھاتوں کا پھیلنا اور سردی سے سکڑنا۔ مقناطیس کا لوہے کو کشش کرنا اور مقناطیسی کشش کا بجلی کی رَو کے ساتھ ادل بدل کرنا اور بجلی کی رَو کا بعض اشیاء میں سے گزر جانا اور بعض میں سے نہ گزر سکنا۔ ایٹم کے اندر الیکٹران کی تیز حرکت اور پروٹان کا الیکٹران سے مخالف قوت کا حامل ہونا۔ یہ سب ان بے انتہا قوانین قدرت میں سے چند ہیں جن کو کام میں لاکر انسان نے زندگی میں انقلاب برپا کردیا ہے۔ ایک طرف ہوا کے دباؤ میں کمی بیشی پیدا کر کے ہوائی جہاز کے ذریعہ ہواؤں پر حکمرانی اور دوسری طرف عمل اور ردعمل کا فطری قانون استعمال کر کے جیٹ اور راکٹ کے ذریعہ چاند اور ستاروں پر کمند ڈال رہا ہے اور اسی دباؤ کی کمی بیشی کے اصول کے تحت سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے دیوقامت بحری جہاز اور خوفناک آبدوزیں، کائنات کی سب سے چھوٹی چیز ایٹم کو کھول کر کائنات میں موجود توانائی اور حرارت کا سب سے بڑا ذریعہ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم اور نیوٹران بم کی صورت میں اس میں سے برآمد کر دینا اسی قانون قدرت کے نتیجہ میں ہے جو ایٹم کے سینہ میں Fission اور Fusion کی صورت میں خالق مطلق نے چھپا رکھا ہے۔ الغرض اس کائنات کے اندر عقل کو چکرا دینے والے مظاہر اور بے انتہا قوتوں کے حامل قوانین قدرت خداتعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے قبل سے ہی پیدا کر رکھے ہیں جو اس کی صفت رحمانیت کا جلوہ ہیں۔

صفت حیّ و قیوم

خداتعالیٰ کی صفت حیّ و قیوم کے ہی نتیجہ میں یہ تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز خواہ اجرام فلکی یا بے جان عناصر اربعہ ہوں اور خواہ ذی روح جاندار ہوں۔ اپنی اپنی جگہ پر قائم اور زندہ ہیں اور اپنی بقا کے لئے ہر لمحہ خداتعالیٰ کی حفاظت کے محتاج ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس کی زندگی میں متعدد بار ایسے واقعات رونما ہوئے ہوں جن سے اس نے خاص طور سے یہ محسوس کیا ہو کہ یہ محض خداتعالیٰ کے فضل سے ہی ہوا ہے یا دہریہ اس کو اتفاق کا نتیجہ قرار دیدے ورنہ عقلاً اس کی توجیہہ ممکن نہیں ہوتی کہ انسان کی اپنی کسی کوشش سے ایسا ہوا تھا۔ ایسے بہت سے واقعات کا شعوری طور پر احساس ہوجانے کے علاوہ ان گنت ایسے واقعات ہوتے ہیں جن کا ہم ادراک نہیں کر پاتے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے بے شمار واقعات ہر انسان کی زندگی میں آتے ہیں جہاں کوئی غیر مرئی ہاتھ انسان کو کسی بہت بڑے حادثہ سے بچالیتا ہے اور یہ غیر مرئی ہاتھ خداتعالیٰ کی صفت حیّ و قیوم ہے۔ ہمارے خون کا پھیپھڑوں میں سے آکسیجن جذب کر کے اسے جسم کے باریک ترین خلیات تک پہنچانا جس کے بغیر یہ خلیات یعنی ہم ایک منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے اور ہر منٹ ان خلیات سے پیدا شدہ زہریلی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو واپس جذب کر کے دل کے دائیں پمپ کے راستہ واپس پھیپھڑوں میں پہنچا کر کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جسم سے باہر خارج کرنا اور پھر تازہ آکسیجن لے کر دل کے بائیں پمپ کے ذریعہ پھر خلیات تک اس آکسیجن پہنچانے کے سفر پر چل نکلنا بھی خداتعالیٰ کی صفت حیّ و قیوم کا ہی ایک جلوہ ہے جس کے تحت ہم ہر منٹ نئے سرے سے زندہ کئے جاتے ہیں اور ایسا ہی نظام ہمارے ہر حصہ جسم کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس نظام زندگی سے ماوریٰ کچھ انجانے طور پر وقوع پذیر ہونے والے واقعات جو ہمیں اچانک کسی بڑے جان لیوا حادثہ سے معجزانہ طور پر بچالیتے ہیں اس بات کا بآواز بلند اعلان کررہے ہیں کہ ہماری زندگی اور بقا ہر آن خداتعالیٰ کی حفاظت کی محتاج ہے۔

بقیہ صفحہ 4

اس تمام وحی الٰہی میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ وما راینا ظلما اغیظ من ھذا لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 69)

فکری انتشار کا مرکز

جناب تنویر قاسم صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کسی بھی ذمہ داری پر کوئی شخص اس وقت تک فائز نہیں ہوسکتا جب تک وہ اس متعلقہ شعبہ پر فائز ہونے کا اہل نہ ہو یعنی اہلیت شرط قطعی ہے لیکن یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عوام کے نزدیک قوم کی دینی ومذہبی رہنمائی کے لئے کوئی شرط نہیں اور نہ ہی کوئی معیار جب کہ دنیوی معاملات کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی شخص وکالت کرنا چاہے تو اس کے لئے ایل ایل بی ہونا شرط ہے علاج معالجہ کرنا چاہے تو ایم بی بی ایس یا طبیہ کالج کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے اور اگر اس کے برعکس کوئی کلینک یا مطب کھولتا ہے تو وہ سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس ہمارا دین اور مذہب کسمپرسی کے عالم میں ہے جس شخص کا جی چاہے وہ جذباتی قسم کی تقریریں شروع کردے اور خطابت کی مہارت پیدا کر لے تو عوام کا دینی ومذہبی پیشوا بن جاتا ہے۔ جس شخص کا کوئی اپنا پیشہ نہ چل سکے، مثلاً ڈاکٹر ہو اور اس کی ڈاکٹری نہ چل سکے وکیل کی وکالت نہ چلے تو ڈاکٹری اور وکالت چھوڑ کر خطابت وتقریر میں کچھ مہارت پیدا کرلے اور کچھ ایکٹنگ کرنا بھی جانتا ہو تو نہ صرف عوامی سطح پر اسے قبول عام حاصل ہوجاتا ہے بلکہ حکومتی سطح پر اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس کی علمی صلاحیت کبھی نہیں دیکھی جاتی بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اسے عوام کس قدر چاہتے ہیں۔ جیسے فلمی ایکٹر کے لئے اداکاری کا تجربہ اور گانے والوں کی آواز کی موزونیت کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ایسے ہی پاکستان میں قوم کو دینی ومذہبی رہنمائی کرنے نابغہ عصر اور مفسر قرآن کہلانے کے لئے صرف تقریر کا فن ہی معیار ہوکر رہ گیا ہے۔ اس کے بعد وہ مذہبی تنظیم بھی بنا سکتا ہے مذہبی رہنما اور روحانی پیشوا بھی کہلاسکتا ہے۔ چاہے تو قرآن کی تفسیر کرنا شروع کردے یا حدیث کی تشریح فرمانے لگے اور چاہے تو فتوے بھی صادر کرنے لگے۔ اسے نہ کسی کی پرواہ ہے نہ کسی قسم کی باز پرس کا کوئی اندیشہ یہی وجہ ہے کہ پاکستان فکری انتشار کا مرکز اور طرح طرح کے متضاد افکار کی آماجگاہ بن کر رہ گیا ہے۔ جب کہ یہ صورت کسی بھی طرح لائق درگزر نہیں ہے اس کا سدباب کرنا اور حوصلہ شکنی کرنا اہل علم حضرات کے فرائض کا اہم حصہ ہے۔

("انصاف" لاہور 22 جولائی 2002ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور خوب سمجھ کر پڑھی ہیں۔ مجھے قرآن کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی۔ (الفضل 12 نومبر 1913ء)

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

قرآنی بیانات کی تائید

اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے اپنے بعض نظریات میں ماضی کی اقوام کے نظریات کی مشابہت اختیار کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔(سورۃ توبہ آیت نمبر 31)

اس قرآنی بیان کی تائید علماء بائبل کی تحقیقات سے روز بروز ہوتی چلی جاتی ہے۔معروف ٹھوس علمی مجلہ The Journal of Theological Studies کے اپریل 2004ء کے شمارہ میں سٹاک ہالم سے شائع ہونے والی کتاب The Riddle of Resurrection مصنفہ Tryggue Mettinger پر جو تبصرہ A drian H.W. Curtis نے کیا ہے اس سے اس صداقت کو مزید تقویت ملتی ہے۔موصوف کے تبصرہ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

☆ مصنف نے اس نظریہ کی تغلیط کی ہے کہ مشرق وسطیٰ اور خطہ بحیرہ روم میں ''مر کر جی اٹھنے والے'' دیوتاؤں کا تصور نہیں تھا۔کتاب کی ابتداء اسی بات کے جائزہ سے شروع ہوتی ہے۔اس کے بعد مصنف نے بعل دیوتا (جس کا ذکر سورۃ الصافات میں بھی ہے) کے ''مرنے اور دوبارہ طاقت میں آنے'' کے عقیدہ کا ذکر ہے۔

☆ بعدہ مصنف نے فنیقی قوم کے بحیرہ روم کے ساحل پر شہروں کے تین دیوتاؤں کا اس ضمن میں ذکر کیا ہے۔اول میلقارط جس کے مرنے اور دوبارہ جی اٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔دوسرے اڈونس جو بقول مصنف صرف ایک ہیرو نہیں بلکہ دیوتا سمجھا جاتا تھا جو مرا اور پھر زندہ ہوا اور اس کے بارہ میں آریجن اور جیروم جیسے مصنفین نے اس تصور کے پائے جانے کا اقرار کیا ہے تیسرے ایشمون جس کے بارہ میں بھی دیوتا ہوتے ہوئے مرنے اور مر کر جینے کے اشارے مل جاتے ہیں۔

☆ اس کے بعد مصنف اوسائرس دیوتا کے متعلق مرنے اور جینے کے تصور کا ثبوت دیتا ہے۔اسی طرح دموزی دیوتا کے متعلق قبل مسیح کی گواہی پیش کرتا ہے کہ یہ دیوتا بھی مرا اور پھر جی اٹھا۔

☆ کتاب کے مصنف نے کتاب کے اختتامیہ میں ان عقائد و تصورات کے یہود و نصاریٰ کے خیالات پر اثر انداز ہونے کے تصور کا بھی ذکر کیا ہے اور سورۃ توبہ کے بیان پر تحقیق کرنے والوں کے لئے اس میں دلچسپی کا سامان ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 36660 میں راشدہ مبارکہ بنت محمد شریف قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ راشدہ مبارکہ بنت محمد شریف راجن پور گواہ شد نمبر 1 محمد شریف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد طاہر وصیت نمبر 27103

مسل نمبر 36661 میں ناصرہ مبارکہ بنت محمد شریف قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ناصرہ مبارکہ بنت محمد شریف راجن پور گواہ شد نمبر 1 محمد شریف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 لئیق احمد طاہر وصیت نمبر 27103

مسل نمبر 36662 میں امتہ الہادی زوجہ سفیر خالد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/36477 روپے۔حق مہر وصول شدہ -/30000 روپے۔زرعی اراضی رقبہ 15 ایکڑ واقع گوٹھ شہداد پور ضلع سانگھڑ جس کے ورثاء والدہ محترمہ، 5 بہنیں اور 4 بھائی ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الہادی زوجہ سفیر خالد راجن پور گواہ شد نمبر 1 محمد شریف ولد محمد حسین صاحب راجن پور گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز ولد محمد شریف راجن پور

مسل نمبر 36663 میں رحمت بیگم بیوہ محمد اسلم صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 166 مراد ڈاھراں والا ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/1000 روپے۔2۔طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/16600 روپے۔3۔نقد رقم -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رحمت بیگم بیوہ محمد اسلم چک نمبر 166 ر مراد ڈاھراں والا ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 ہارون رشید رانا پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 ہارون الرشید فرخ وصیت نمبر 27535

مسل نمبر 36664 میں ساجدہ راحت باجوہ بنت زکی اللہ باجوہ ایڈووکیٹ قوم باجوہ جٹ پیشہ طالب علمی، عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر L-55/2 ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ساجدہ راحت باجوہ بنت زکی اللہ باجوہ چک نمبر L-55/2 ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 صلاح الدین وصیت نمبر 4889 گواہ شد نمبر 2 چوہدری زکی اللہ باجوہ ولد چوہدری نصر اللہ خان باجوہ چک نمبر L-55/2 اوکاڑہ

مسل نمبر 36665 میں رافعہ نزہت باجوہ بنت زکی اللہ باجوہ ایڈووکیٹ قوم باجوہ جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر L-55/2 ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رافعہ نزہت باجوہ بنت زکی اللہ باجوہ ایڈووکیٹ چک نمبر L-55/2 ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 صلاح الدین وصیت نمبر 4884 گواہ شد نمبر 2 چوہدری زکی اللہ باجوہ ایڈووکیٹ والد موصیہ

مسل نمبر 36666 میں امتہ اللطیف بشریٰ زوجہ ایم بشیر الحق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت 1965ء ساکن پتوکی ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔3۔عدد دوکانات مالیتی -/300000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت کرایہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آمنہ اللطیف بشریٰ زوجہ ایم بشیر الحق پتوکی ضلع قصور گواہ شد نمبر 1 میاں محمد اسلم ولد عظمت علی پتوکی گواہ شد نمبر 2 شاہد اسلام پسر موصیہ

مسل نمبر 36667 میں رضیہ بیگم بیوہ محمد مالک

صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر........ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدو کی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 36 کنال 4 مرلے واقع موضع سدو کی ضلع گجرات ۔ مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضیہ بیگم بیوہ محمد مالک سدو کی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد سدو کی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 شیخ وددو احمد نفیس وصیت نمبر 27517

مسل نمبر 36668 میں مدثر احمد ولد منیر احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مدثر احمد ولد منیر احمد چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان صاحب چک نمبر 11 یو سی گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن ولد علی احمد چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 36669 میں عبدالرحمٰن ولد علی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زراعت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 13 ایکڑ واقع چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ - مویشی مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/140000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالرحمٰن ولد علی محمد چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 اورنگ زیب ولد شاہ محمد چک نمبر 11 یو سی گواہ شد نمبر 2 محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 36670 میں خالد محمود ولد محمد یوسف آصف قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے بصورت سالانہ تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد محمود ولد محمد یوسف آصف مصطفیٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 رضوان احمد شاہد ولد عرفان احمد مصطفیٰ آباد فیصل آباد

مسل نمبر 36671 میں انور اقبال ولد محمد یوسف قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انور اقبال ولد محمد یوسف مصطفیٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد شاہد ولد عرفان احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 جاوید ناصر ساقی ولد حکیم محمد یار صاحب فیصل آباد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ظفر اسلام صاحب کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12 جون 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "کاشف ظفر" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حسن الدین کشمیری (مرحوم) سابق کارکن جامعہ احمدیہ کا نواسہ اور مکرم اللہ بخش صاحب سابق صدر جماعت کولوتارڑ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت و عمر میں برکت دے۔ نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز نومولود کی والدہ کیلئے صحت و تندرستی کی دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد اور کراچی کیمپس نے درج ذیل پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (ii) بیچلر آف سائنس (اکنامکس) (iii) ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (iv) بیچلر آف کمپیوٹر انجینئرنگ (v) بیچلر آف سافٹ ویئر انجینئرنگ۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات روزنامہ ڈان، مورخہ 13 جون 2004ء سے ملاحظہ کریں۔

سینٹر آف ایکسیلنس درسالڈ سٹیٹ فزکس پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور نے ایم فل پروگرام سیشن 06-2004ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 17 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات روزنامہ جنگ 13 جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرمہ ناہید سبوحی صاحبہ لاہور (کینال ویو) لکھتی ہیں میری بیٹی مکرمہ مدیحہ احمد صاحبہ بنت مکرم مطہر احمد صاحب ڈائریکٹر ایسکارٹس لمیٹڈ کا نکاح ہمراہ مکرم حماد احمد صاحب ابن مکرم عبدالباسط صاحب آف دہران سعودی عرب کے ساتھ 24 مارچ 2004ء کو لاہور میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے سات لاکھ روپے مہر پر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ 27 مارچ 2004ء کو ایسکارٹس گارڈن لاہور میں منعقد ہوئی دعا محترم چوہدری محمد رشید صاحب نے کروائی۔ 29 مارچ کو مکرم عبدالباسط صاحب نے لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مکرمہ مدیحہ احمد صاحبہ چوہدری محمد رشید صاحب الفرخ دارالصدر شمالی کی نواسی اور مکرم حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہیں جبکہ مکرم حماد احمد صاحب مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کے پوتے اور مکرم عبدالباقی ارشد صاحب آف لندن کے بھتیجے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

چپ بورڈ، پارٹی بورڈ، ہیز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، ہل بورڈ، سولنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

کمپیوٹر اور لینگویج کلاسز کا اجراء
امتحانات سے فراغت اور گرمیوں کی چھٹیوں کا فائدہ اٹھائیں۔ جس کیلئے نیشنل کالج میں بہت سارے مفید کمپیوٹر شارٹ کورسز کے ساتھ ساتھ سپوکن انگلش، نیز IELTS & TOEFL اور جرمن زبان کی کلاسز بہت کامیابی سے جاری ہیں۔ ٹیوشن کلاسز انگلش، میتھ، اکنامکس شیٹ کے علاوہ دوسرے کئی مضامین میں ٹیوشن کلاسز کی معلومات کیلئے جلد رابطہ فرمائیں۔ (داخلہ جاری ہے)
نیشنل کالج (نیو کیمپس) 24/1 دارالعلوم غربی حلقہ صادق فون نمبر: 215025

WB
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
سپیشلسٹ
کاربائیڈ ڈائیز، کاربائیڈ پارٹس اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ مدنی ... فون 0300-9428050

بقیہ صفحہ 1

وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ 1974ء میں مرحوم جماعت قصور کے سیکرٹری امور عامہ تھے اور ان حالات میں بہت عمدہ کام کیا۔

مکرم میاں اقبال احمد جاوید صاحب آف سرگودھا

مکرم میاں اقبال احمد جاوید صاحب مورخہ 18 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت نیک اور مخلص بزرگ تھے۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب ڈیفنس لاہور)

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ مورخہ 12 اپریل 2004ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب سابق امیر حلقہ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور نافع الناس وجود تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالغنی صاحب

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مورخہ 15 مارچ 2004 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم شیخ غلام نبی صاحب رفیق ریٹائرڈ تھانیدار نوشہرہ ککے زئیاں کی بیٹی تھیں۔ بہت عبادت کرنے والی، دعا گو اور بچپن سے ہی تہجد گزار تھیں۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بے پناہ عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان)

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ مورخہ 12 مارچ 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کو قرآن کریم سے بے پناہ عشق تھا اور آپ نے بے شمار احمدی اور غیر احمدی بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

والدہ محترمہ سعید الرحمٰن صاحب (مربی سلسلہ نائیجیریا)

آپ مورخہ 2/اپریل 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (پرائیویٹ سیکرٹری۔لندن)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 جون 2004ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
وقت عصر	5:10
غروب آفتاب	7.19
وقت عشاء	8:59

دارالصناعۃ میں داخلہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ادارہ "دارالصناعۃ" ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں 1۔ووڈ ورکس 2۔جنرل الیکٹریشن 3۔ریڈیو ٹی وی ٹیکنیشن کے شعبہ جات کے داخلے جاری ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 25 جون 2004ء ہے اور کلاسز کا آغاز انشاء اللہ مورخہ 3 جولائی بروز ہفتہ سے ہوگا۔

نوٹ: داخلہ فارم متعلقہ ادارہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(نگران دارالصناعۃ 6/1 فیکٹری ایریا ربوہ فون: 214578-212349)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعۃ المبارک 18 جون 2004ء

5-00 a.m	تلاوت۔درس حدیث۔خبریں
6-00 a.m	بستان وقف نو
7-00 a.m	ترتیل القرآن
7-25 a.m	مجلس سوال وجواب
8-35 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس
9-05 a.m	سیرت النبیؐ
9-50 a.m	بستان وقف نو
11-00 a.m	تلاوت۔درس حدیث۔خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	سرائیکی سروس
1-45 p.m	بنگلہ سروس
2-45 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	بستان وقف نو
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (Live)
6-10 p.m	تلاوت۔درس حدیث۔خبریں
6-55 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	سیرۃ النبیؐ
9-45 p.m	ڈاکومنٹری (اراؤنڈ دی گلوب)
10-35 p.m	انٹرویو۔چوہدری محمد علی
11-25 p.m	مجلس سوال وجواب

ہفتہ 19 جون 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	ترتیل القرآن
2-00 a.m	خطبہ جمعہ
3-00 a.m	انٹرویو
3-55 a.m	مجلس سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت،درس حدیث،خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ نشر مکرر
7-00 a.m	حکایات شیریں
7-15 a.m	مجلس سوال وجواب
8-30 a.m	کہکشاں
9-00 a.m	مشاعرہ
9-55 a.m	خطبہ جمعہ۔نشر مکرر
11-00 a.m	تلاوت،درس حدیث،خبریں
11-55 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	فرانسیسی سروس
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	خطبہ جمعہ نشر مکرر
5-00 p.m.	تلاوت،خبریں
5-30 p.m	بنگلہ سروس
6-30 p.m	انتخاب سخن
8-00 p.m	گلشن وقف نو
9-00 p.m	کہکشاں
9-25 p.m	اردو میں ایک تقریر
10-05 p.m	مشاعرہ
11-10 p.m	مجلس سوال وجواب

اتوار 20 جون 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	گلشن وقف نو
2-30 a.m	حکایات شیریں
2-40 a.m	کہکشاں
3-05 a.m	مشاعرہ
3-55 a.m	مجلس سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت،درس حدیث،خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-20 a.m	مجلس سوال وجواب
8-30 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-20 a.m	ایم ٹی اے ورائٹی
9-55 a.m	چلڈرنز کلاس
11-00 a.m	تلاوت،خبریں
11-50 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	سپینش سروس
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
5-00 p.m	تلاوت،درس حدیث،خبریں
6-00 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-00 p.m	خطبہ جمعہ نشر مکرر
10-05 p.m	ایم ٹی اے ورائٹی
11-00 p.m	مجلس سوال وجواب

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524.214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔بدہضمی۔اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر
Ph:04524-212434 Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Lt Col
Dr.Naseer Ahmed Malik TI(M)
Bsc (Pb), BDS (Pb) RDS,
CAE Align (USA),DOC (Canada)
Invite you at
COLONEL'S FAMILY DENTISTRY
For quality dental treatment with economical package under
proper Sterilization against HIV & Hepatitis B & C
For Appointments
Visit or call Ph:(042) 5880464
Cell:0300-4286349
Address:
25-Central Commercial Market,
C -Block, Model Town Lahore.

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR.MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE,PH:5161204

سی پی ایل نمبر 29